DIRECTORATE OF AGRONOMY
FAISALABAD

AYUB AGRICULTURAL RESEARCH INSTITUTE
FAISALABAD

ڈاکٹر حافظ محمد اکرم، عباس علی گل

غلام عباس، حسنین جواد

سٹیویا

(ایک طلسماتی پودا)

تعارف:

سٹیویا اپنے میٹھے پتوں اور صفر حراروں (Zero caloric) کی وجہ سے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔قدرتی طور پر یہ پیراگوئے اور برازیل میں پایا جاتا ہے لیکن اب اسکی کاشت دنیا بھر میں شروع ہو گئی ہے۔ یہ ایک سالانہ پودا ہے جو ایک میٹر تک لمبا ہو سکتا ہے۔ پتوں کی لمبائی 2 سے 10 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔اس کے پتے چینی سے 10 سے 15 گنا زیادہ میٹھے ہوتے ہیں اور اسکا سٹیویوسائیڈ (Stevioside) چینی سے 200 سے 300 گنا زیادہ میٹھا ہوتا ہے۔سٹیویا کے پتوں سے سٹیویوسائیڈ کی ریکوری 10 فیصد جبکہ تنے اور شاخوں سے 2 سے 3 فیصد ہوتی ہے۔مٹھاس کے علاوہ سٹیویا کے پتے بہت سے ادویاتی فوائد کے بھی حامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے پتوں میں بہت سے غذائی اجزا پائے جاتے ہیں۔صفر حراروں کی وجہ سے یہ پتے ذیابیطس کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت شعبہ پلانٹ فزیالوجی میں پنجاب اگریکلچرل ریسرچ بورڈ لاہور کے تعاون سے اس پودے پر ریسرچ مکمل ہو چکی ہے اور اسکی پیداواری ٹیکنالوجی دریافت کر لی گئی ہے۔پنجاب کے 10 اضلاع (فیصل آباد، لاہور، قصور، سیالکوٹ، چکوال، راولپنڈی، مری، لیہ، بہاولپور اور جھنگ) میں اس کے نمائشی پلاٹس لگائے گئے تھے۔ ہر ضلع میں سٹیویا کی بہترین فصل حاصل ہوئی لیکن ان میں سب سے زیادہ خشک پتوں کی پیداوار ضلع فیصل آباد میں 20 من فی ایکڑ حاصل ہوئی۔اب اس کے تجارتی پہلوؤں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے اور بہت جلد کامیابیوں کی توقع ہے۔

غذائی اہمیت:

سٹیویا کے خشک پتوں کا غذائی تجزیہ کرنے سے یہ بات عیاں ہوئی ہے کہ یہ غذائیت سے بھرپور ہیں۔اگر سٹیویا کے 100 گرام خشک پتوں کا تجزیہ کیا جائے تو اس میں 7 گرام نمی، 10 گرام پروٹین، 52 گرام نشاستہ، 14.98 ملی گرام وٹامن سی، 58.18 ملی گرام فولک ایسڈ، 0.00 ملی گرام نایاسین اور 0.00 ملی گرام تھایامین پائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے عناصر 464.4 ملی گرام کیلشیم، 11.4 ملی گرام فاسفورس، 53.3 گرام آئرن، 190.0 ملی گرام سوڈیم اور 180.0 ملی گرام پوٹاش ہوتے ہیں۔اس میں چکنائی اور کولیسٹرول نہیں پائے جاتے اس لئے اسے بلڈ پریشر کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس میں احتیاط کی ضرورت ہے۔کیونکہ سٹیویا بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے اس لئے کم بلڈ پریشر والے مریض اس کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے گریز کریں اور استعمال کے دوران باقاعدگی سے بلڈ پریشر چیک کرتے رہیں۔

سٹیویا کے خشک پتوں کا تجزیہ:

شعبہ پلانٹ فزیالوجی کے تحقیقاتی رقبہ سے حاصل شدہ پتوں کا تجزیہ پی سی ایس آئی آر (PCSIR) لیبارٹری لاہور سے کروایا گیا جس کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

	مقدار (فیصد)	اجزاء	مقدار (فیصد)
نمی (Moisture)	4.81	راکھ (Ash)	3.43
لحمیات (Protein)	12.68	ریشہ (Fiber)	16.52
سوڈیم (Na)	0.16	پوٹاشیم (K)	2.02
کیلشیم (Ca)	0.56	سٹیویوسائیڈ (Stevioside)	7.99

طبی فوائد:

غذائیت اور مٹھاس کے علاوہ اس میں مندرجہ ذیل طبی فوائد پائے جاتے ہیں۔

1. حرارے صفر ہونے کی وجہ سے یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے مفید ہے۔
2. یہ خون میں شوگر کی مقدار کو کم کرتا ہے۔
3. سٹیویا بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔
4. یہ جراثیم کش ہے جسکی وجہ سے یہ ٹوتھ پیسٹ میں استعمال ہوتا ہے۔

5. دانتوں کو بیماریوں اور کیڑوں سے بچانے کے ساتھ ساتھ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔
6. کیل مہاسے اور جلدی بیماریوں کیلئے مؤثر ہے۔
7. اس میں کیلشیم کی کافی مقدار ہونے کی وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما کیلئے مفید ہے۔
8. نظامِ انہضام اور معدے کی تیزابیت میں کارآمد ہے۔ سوزش کو کم کرتا ہے اس لیے یہ معدے کے السر کو کم کرنے کے لیے مفید ہے۔
9. خون کے خلیوں کے بننے اور خون کی نالیوں کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔
10. انسانی جسم میں روٹا وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتا ہے۔
11. سٹیویا کے عرق سے بالوں کو دھونے سے خشکی کا خاتمہ ہوتا ہے۔
12. وزن کو کم کرنے اور زخموں کے جلد بھرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

معاشی اہمیت:

سٹیویا کی ایک سال میں دو کٹائیاں لی جا سکتی ہیں اور اس کا فی ایکڑ منافع دوسری ایک سالہ فصلاتی ترتیب یعنی گندم + کپاس اور گندم + دھان سے کئی گنا زیادہ ہے۔

اخراجات اور آمدن کا تقابلی جائزہ: (پاکستانی روپے)

فصلاتی ترتیب	سٹیویا (سال میں دو کٹائیاں)	گندم + کپاس	گندم + دھان
فی ایکڑ خرچہ	167926	110143	87546
کل آمدن فی ایکڑ	800000	134800	114776
منافع فی ایکڑ	632074	24657	27230

نوٹ:

خشک پتوں کی قیمت بحساب 500 روپے فی کلوگرام اور پتوں کی پیداوار 40 سے 45 من فی ایکڑ (سالانہ دو کٹائیاں) سے لگائی گئی ہے۔ مندرجہ بالا جدول سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سٹیویا ایک انتہائی منافع بخش فصل ہے۔

سٹیویا کی کاشت

آب و ہوا:

سٹیویا کو تقریباً ہر قسم کی آب و ہوا میں کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اسے 1500 سے 1800 ملی میٹر بارش اور 6- سے 46 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔ 30 سے 32 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اس کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ اگر روشنی کی مقدار اور درجہ حرارت زیادہ ہو تو اس کے پتوں کی پیداوار زیادہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ دن کی لمبائی اس سلسلے میں کافی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ چھوٹے دن پھول آنے کا باعث بنتے ہیں۔

وقت اور طریقہ کاشت:

سٹیویا کو کاشت کرنے کیلئے اسکی نرسری تیار کرنا پڑتی ہے۔ نرسری بیج، قلم اور ٹشو کلچر سے تیار کی جا سکتی ہے۔ بیج سے تیار کردہ پودے تقریباً دو ماہ بعد جبکہ قلم اور ٹشو کلچر سے تیار کردہ پودے ایک ماہ بعد کھیت میں منتقل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ نرسری دسمبر اور جنوری میں لگائی جاتی ہے تاکہ فروری، مارچ میں اسکو کھیت میں منتقل کیا جا سکے۔

نرسری کی تیاری:

1. بذریعہ بیج

الف: پلاسٹک کے کپ میں نرسری کی تیاری

سٹیویا کے بیج کی شرح اگاؤ عام طور پر بہت کم ہوتی ہے۔ گہرے بھورے اور سیاہ رنگ کے بیج کا اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔ بیج بونے کے لیے پلاسٹک کے کپ یا لفافے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ہر کپ میں دو سے تین بیج ڈال کر اوپر نرم مٹی کی ہلکی سی تہہ ڈال کر پانی کا چھڑکاؤ کر دیں۔ پھر وقفے وقفے سے پانی چھڑکتے رہیں۔ تقریباً 1 سے 2 ہفتے میں بیج اُگ آئیں گے۔ بیج کو بونے کے بعد پلاسٹک کے لفافے سے ڈھانپ دیں تا کہ نمی ضائع نہ ہو۔ سٹیویا کا بیج ایک گرام تقریباً پانچ مرلہ کیلئے کافی ہوتا ہے کیونکہ اسکے بیج بہت باریک اور وزن میں بہت ہلکے ہوتے ہیں۔ ایک گرام بیج سے ایک ہزار سے پندرہ سو پودے تیار کیے جاسکتے ہیں۔ اگر بیج کا شرح اگاؤ 60 سے 70 فیصد ہو تو اس صورت میں پندرہ سو سے سولہ سو پودے تیار ہو سکتے ہیں جو کہ پانچ مرلہ پلاٹ میں منتقل کرنے کیلئے نرسری کافی ہوگی۔

ب: زمین میں نرسری کی تیاری

اس طریقہ میں ایک ایکڑ کی پنیری تیار کرنے کیلئے 30 تا 35 گرام بیج درکار ہوتا ہے۔ زمین میں نرسری تیار کرنے کیلئے پہلے مٹی کو اچھی طرح بھربھرا اور ہموار کرلیں۔ اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد ملا دیں۔ اس کے بعد بیج کا اس طرح چھٹہ دیں کہ ہر جگہ پر برابر گرے۔ اس کے بعد گوبر کی گلی سڑی کھاد یا باریک کی ہوئی مٹی کی تہہ اوپر لگائیں۔ یاد رہے سٹیویا کی نرسری بیج سے تیار کرنے کے دوران پانی کھلا پلاٹ میں نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ فوارہ کی مدد سے ہلکا ہلکا پانی کا چھڑکاؤ کرنا چاہئے اور پھر پلاسٹک سے ڈھانپ دیں تا کہ نمی برقرار رہے۔ پانچ سے چھ دن تک روزانہ صبح ہلکا پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے۔ جب چھ سات دنوں میں بیج کا اگاؤ مکمل ہو جائے تو دن کے وقت پلاسٹک اتار دیں اور رات کو ڈھانپ دیں۔ اس طرح تقریباً چھ سے آٹھ ہفتوں میں نرسری منتقل کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔

2. بذریعہ قلم:

قلم بناتے ہوئے تنے کے اوپر والے حصے سے قلم بنائیں جہاں کم از کم تین عدد آنکھیں ہوں۔ اس سے پتوں کی پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ قلم کے زندہ رہنے اور پھوٹنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور پتوں میں مٹھاس کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے۔ سٹیویا کی قلم کے ذریعے افزائش کرنے کیلئے پودے کا اوپر والا تقریباً چار انچ کا حصہ کاٹ کر پلاسٹک کے کپ میں لگا کر پانی کا چھڑکاؤ کر دیں۔ واضح رہے کہ قلم لگاتے وقت اسکو ایک سے دو انچ سطح زمین کے نیچے رکھا جائے۔ قلمیں لگانے کے بعد پلاسٹک کے لفافے سے اچھی طرح ڈھانپ دیں۔ پودے تیار ہونے پر کھیت میں منتقل کر دیں۔ پودے 2 مہینے بعد منتقل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یاد رہے کہ نرسری تیار کرنے کیلئے درجہ حرارت 15 سے 20 ڈگری سینٹی گریڈ اور پودے کی بڑھوتری کے لئے 20 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ موزوں ہے۔ پندرہ دن کے بعد پودوں کو پلاسٹک کے لفافے سے باہر نکال لیں۔ اس کے بعد دس سے پندرہ دن کے لیے ایسی جگہ پر رکھیں جو اوپر سے ڈھانپی ہوئی ہو اس سے پودوں میں ماحول کو برداشت کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

3. بذریعہ ٹشو کلچر:

ٹشو کلچر کرنے کیلئے MS Media تیار کرلیں اور 121 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر بیس منٹ کیلئے Sterilize کرلیں۔ جڑوں کیلئے IBA یا NAA اور تنے کی بڑھوتری کیلئے BAP یا Kinetin استعمال کریں۔ دو سے تین سینٹی میٹر لمبی شاخیں کاٹ کر اچھی طرح پانی اور Surfactants (70% Ethanol) سے صاف کرلیں پھر Laminar Flow میں ڈال کر پانچ فی صد سوڈیم ہائپوکلورائڈ اور 0.1% مرکیورک کلورائڈ اور Sterilized پانی سے اچھی طرح دھولیں پھر پودے کی شاخوں کے بڈ والے حصے کو ٹیسٹ ٹیوب میں لگا کر Growth Room میں 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر 16 گھنٹے روشنی اور 8 گھنٹے فی دن اندھیرے میں رکھیں۔ ٹیسٹ ٹیوب سے پودوں کو نکال کر پلاسٹک کے چھوٹے کپ میں منتقل کرلیں اور 28 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور 70 سے 90 فیصد نمی پر 10 سے 20 دن کیلئے رکھ دیں۔ اسکے بعد پودے کھیت میں منتقلی کے قابل ہو جائیں گے۔

پودوں کو کھیت میں لگانا

زمین کی قسم اور تیاری:

سٹیویا کے لیے بہترین نکاس والی زمین موزوں ہے۔ جس زمین میں پانی کھڑا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہو اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔ بھاری میرا زمین بھی مناسب نہیں ہے۔ سٹیویا کی کاشت کیلئے ہلکی میرا زمین جس کی پی ایچ (pH) 6 سے 7 کے درمیان ہو اس کے لیے نہایت موزوں ہے۔ زمین میں دو سے تین مرتبہ گہرا ہل چلائیں اور دو بار سوہاگہ چلائیں تاکہ مٹی اچھی طرح بھر بھری ہو جائے۔ زمین کی تیاری کے وقت 8 سے 10 ٹرالی گلی سڑی گوبر کی کھاد بجائی سے کم از کم دو سے تین ماہ پہلے ڈالیں۔ اگر گلی سڑی گوبر کی کھاد نہیں ڈال سکتے تو اس صورت میں سبز کھاد (Green Manure) زمین میں شامل کریں۔

نرسری کی منتقلی:

پندرہ دن کے بعد پودوں کو پلاسٹک کے لفافے سے باہر نکال لیں۔ اس کے بعد دس سے پندرہ دن کے لیے ایسی جگہ پر رکھیں جو اوپر سے ڈھانپی ہوئی ہو جس سے پودوں میں ماحول کو برداشت کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ زمین میں منتقل کرنے سے پہلے زمین کو اچھی طرح تیار کرلیں۔ گوبر، ڈی اے پی، پوٹاش اچھی طرح ملالیں۔ سٹیویا کی کاشت پٹڑیوں پر کی جائے تو اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے 15 سینٹی میٹر اونچی پٹڑیاں بنائیں۔ اچھی طرح تیار شدہ خشک زمین میں پٹڑیاں تیار کرلیں۔ دو قطاروں کے درمیان کا فاصلہ 40 سے 60 سینٹی میٹر اور پودوں کو پٹڑیوں پر اس طرح لگائیں کہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 25 سے 30 سینٹی میٹر ہو۔ اس سے پودوں کی تعداد 28000 تا 40000 فی ایکڑ حاصل ہوگی۔ منتقلی کے بعد ہلکی آبپاشی کردیں۔

کھاد اور آبپاشی:

کھاد کی اصل مقدار زمین کی قسم اور آب وہوا کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس مقصد کے لیے زمین کا تجزیہ کروانا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ عمومی طور پر 55 کلو نائٹروجن، 25 کلو فاسفورس اور 30 کلو پوٹاش فی ایکڑ سفارش کی جاتی ہے۔ اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے دو بوری یوریا، ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ استعمال کریں۔ DAP اور پوٹاش کی تمام مقدار پٹڑیاں بنانے سے پہلے زمین میں ملائیں اور یوریا کو تین اقساط میں ڈالیں۔ یوریا کی پہلی قسط منتقلی کے پندرہ دن بعد، دوسری تیس دن بعد اور تیسری پینتالیس دن بعد آبپاشی سے پہلے کھیلیوں میں ڈال دیں۔ بعد میں موسم اور زمین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حسب ضرورت ہفتے میں ایک یا دو دفعہ ہلکی آبپاشی کریں۔ موسم گرما کے دوران ہلکی آبپاشی کریں۔ پانی زیادہ ہونے کی صورت میں شام کے اوقات میں حبس ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پودے کے نچلے پتے پیلے ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور پھپھوندی نما بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ یوریا/نائٹروجن سے پتوں کی پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ سٹیویا کو نائٹروجن کی تھوڑی تھوڑی مقدار وقفے وقفے سے ملنا زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ بعض اوقات سٹیویا کو بوران کی کمی کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں جس سے پتوں پر نشانات بن جاتے ہیں۔ اس کی کمی پوری کرنے کے لیے بوریکس کا 6 فیصد محلول سپرے کریں۔

آبپاشی

سٹیویا پانی کے لحاظ سے بہت حساس پودا ہے۔ خشکی برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے اسے بار بار ہلکی آبپاشی دینا پڑتی ہے۔ ڈرپ/سپرنکلر سے آبپاشی بہترین نتائج دے سکتی ہے۔ پودے کی بظاہر شکل وصورت سے پانی کی کمی نظر آجاتی ہے۔ مرجھانے سے پہلے پانی لگانا ضروری ہے۔ پہلا پانی پودوں کو کھیت میں منتقلی کے فوراً بعد لگائیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

چونکہ سٹیویا کی فصل پٹڑیوں پر کاشت کی جاتی ہے لہٰذا اس میں سے جڑی بوٹیوں کی تلفی آسان ہے۔ منتقلی کے 15 دن بعد پہلی گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کریں۔ پہلی گوڈی کے ایک ماہ بعد دوسری گوڈی کریں۔ کٹائی کے فوراً بعد بھی گوڈی از حد ضروری ہے۔

کیڑے اور ان کا انسداد:

سٹیویا کے پودوں پر دیمک، رس چوسنے والے کیڑے (ست تیلہ، چست تیلہ اور تھرپس) اور لشکری سنڈی حملہ کرتے ہیں لیکن یہ کیڑے پودوں کو زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تاہم کسی جگہ کیڑے کے شدید حملہ کی صورت میں اس کا تدارک نہایت ضروری ہے۔ لیکن کوشش کرنی چاہیے کہ کسی قسم کا سپرے نہ کیا جائے۔ دیمک خشک سالی میں زیادہ حملہ کرتی ہے۔ اس کے تدارک کے لیے کلورپائریفاس (40 ای سی) بحساب دو لیٹر فی ایکڑ آبپاشی کے ساتھ استعمال کریں۔ زہر آبپاشی کے وقت نکے پر پانی کے ساتھ مطلوبہ مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔

بیماریاں اور ان کا انسداد:

سپٹوریا نامی پھپھوندی سے پھیلنے والی بیماری سٹیویا پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اس سے بچاؤ کے لیے فصل میں پانی کھڑا نہیں ہونے دینا چاہیے۔ جڑ کا سڑن پودے کے مرجھاؤ سے ملتا جلتا ہے۔ مگر جڑ کے سڑن میں پودے نیچے سے اوپر کی جانب کو پیلے پڑ جاتے ہیں۔ بعد میں مکمل طور پر سوکھ جاتے ہیں۔ نوزائیدہ پودوں پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ مرض پھپھوندی سے پھیلتا ہے جو زمین کے اندر پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ بیمار پودوں کی جڑیں بالکل گل سڑ جاتی ہیں۔ جس سے یہ بڑی آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس بیماری کے انسداد کے لیے 400 گرام ٹاپسن ایم 100 لیٹر پانی میں ملا کر جڑوں کے آس پاس سپرے کریں۔

برداشت اور خشک کرنے کا طریقہ:

چار مہینے کی فصل پہلی کٹائی کے لیے تیار ہوتی ہے۔ اس کے بعد بالترتیب ہر تین مہینے بعد فصل تیار ہوتی ہے۔ بعض اوقات پہلی کٹائی کے 40 تا 60 دن بعد بھی دوسری کٹائی لی جا سکتی ہے۔ کٹائی کے لیے پھول نکلنے سے پہلے کا وقت مناسب اور موزوں ہوتا ہے۔ اس سے سٹیویوسائڈ کی مقدار، معیار اور پتوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ پھول آنے سے قبل پتوں کو توڑ کر اکٹھا کر لیا جائے کیونکہ پتوں میں مٹھاس پھول آنے سے پہلے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پودا کاٹ کر پتے اتارنے ہوں تو زمین سے دو سے تین انچ تنا چھوڑ کر کاٹیں تاکہ پودا دوبارہ اپنی نئی شاخیں زمین سے نکال سکے۔ پتوں کو اتارنے کے بعد اچھی طرح دھو کر سایہ دار جگہ پر خشک کر لیں۔ موسمی حالات کے لحاظ سے 40 تا 50 ڈگری سینٹی گریڈ میں پتے 24 سے 48 گھنٹے میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس دوران ہوا کا گزر رہنا چاہیے تاکہ سٹیویوسائڈ کی مقدار کم نہ ہو۔ نمی کی مقدار 12 فیصد سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔۔ کوشش کریں کہ پتوں میں دوسری فصلات یا جڑی بوٹیوں کے پتے شامل نہ ہونے پائیں ورنہ پتوں کی کوالٹی خراب ہو جائے گی۔ خشک کرنے کے بعد پاؤڈر بنا کر پلاسٹک کی تھیلیوں میں لیبل لگا کر محفوظ کر لیں تاکہ اس کی کوالٹی متاثر نہ ہو۔

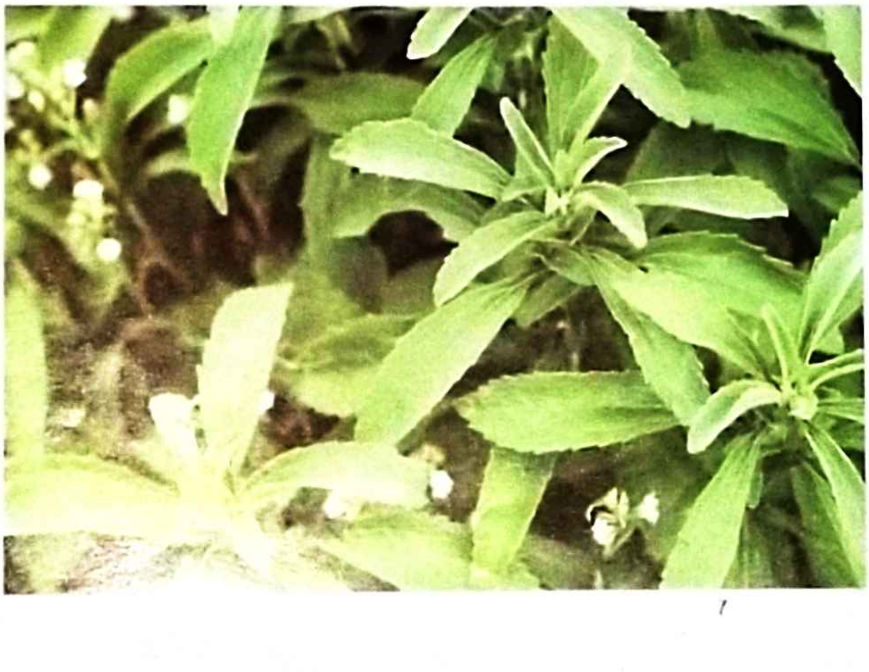

پیداوار:

پیداوار بڑھانے کے لیے سٹیویا کی کونپلیں اگر ہر ہفتے اوپر سے کاٹ دی جائیں تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔اس سے سٹیویا کے پودے کا جھاڑ اور پتے کا سائز بڑھ جاتا ہے۔اس سے تنے کے ٹوٹنے کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ یہ کام چٹکی سے یا کٹر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔فی ایکڑ 40 سے 45 من خشک پتے دو کٹائیوں سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

طریقہ استعمال:

خشک پتوں کو پیس کر پاؤڈر کی صورت میں یا پتوں کو اسی حالت میں چائے اور دوسری کھانے کی اشیاء میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ 250 ملی گرام پتوں کا پاؤڈر ایک کپ چائے میں ڈالنے سے آپ کو اتنی مٹھاس ملے گی جتنی چینی سے ملتی ہے۔اس طرح ایک گرام پتوں کے پاؤڈر سے چائے کے چار کپ تیار کیے جا سکتے ہیں۔اس طرح دوسری کھانے کی اشیاء میں حسب ذائقہ پتوں کی مقدار استعمال کی جا سکتی ہے۔

دنیا میں سٹیویا کی دستیاب چند مصنوعات

برائے مزید معلومات **عباس علی گل**

اسسٹنٹ پلانٹ فزیالوجسٹ، اگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

فون نمبر: 041-9200655 فیکس: 041-9201677 ای میل: pparifsd@gmail.com ویب سائٹ: www.aari.punjab.gov.pk